خربوزہ و تربوز کی پیداواری ٹیکنالوجی

خربوزہ:

پنجاب میں خربوزے کو بہت پسند کیا جاتا ہے.غذائیت کے اعتبار سے خربوزہ ایک اہم مقام رکھتا ہے.توانائی بحال رکھنے سے خربوزہ حرارے، پروٹین، اسکاربک ایسڈ، تھایامین،چونا، حیاتین الف، ریبوفلیون وغیرہ جوانسانی جسم کی نشوونما کیلئے ازحدضروری ہیں.وافرمقدار میں پائے جاتے ہیں.

آب وہوا

خربوزہ موسم گرما کی ایک اہم فصل ہے اورصوبے کے میدانی علاقے میں اسکی کاشت ہوتی ہے خربوزہ ۲۱ سے ۳۸ درجے سینٹی گریڈ تک کاشت کیا جاتا ہے.اسکی کامیاب فصل حاصل کرنے کیلئے گرم اور خشک موسم کی ضرورت ہوتی ہے.خاص طور پر جب پھل پکنے کو ہواس کے علاوہ دن اور رات کے درجہ حرارت میں زیادہ سے زیادہ فرق مٹھاس بڑھانے میں مدومعاون ثابت ہوتا ہے.اگر پھل پکتے وقت بارش کی وجہ سے رطوبت بڑھ جائے تو پھل کی خاصیت خراب اور پودوں پر بیماریوں کا شدید حملہ ہوتا ہے.پنجاب کے جنوبی اضلاع خشک موسم کی وجہ سے خربوزہ پیدا کرنے کے لئے مشہور ہیں.

وقت کاشت

خربوزے کے پودے کہر کے معمولی سے اثر کو بھی برداشت نہیں کرسکتے.اس لئے اس کی کاشت جب کہر نمودار ہونے کا خطرہ نہ ہے تب کرنی چاہئے.اس لئے اس کی کاشت کا زیادہ موزوں وقت وسط فروری سے وسط مارچ تک ہے پچھیتی فصل بعض اوقات بارش سے متاثر ہوتی ہے.دوسری فصل جون میں کاشت کی جاتی ہے اگر وائرس کی امراض کا حملہ نہ ہوتو بہت اچھی پیداوار دیتی ہے.یہ فصل پنجاب کے جنوبی اضلاع میں زیادہ کامیاب ہے.

زمین کی تیاری

خربوزے کی کاشت ہرقسم کی زمین میں کی جاسکتی ہے.لیکن زرخیز میرا زمین جس میں پانی کے نکاس کا اچھا انتظام ہواس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے.زمین تیار کرنے کیلئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں.اس کے بعد تین چار دفعہ عام ہل چلائیں اس کے علاوہ ہر مرتبہ ہل چلانے کے بعد سہاگہ بھی دیں تاکہ ڈھیلے وغیرہ ٹوٹ

جائیں اور زمین کو اچھی طرح تیار کر کے گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈال کر زمین میں ملا دیں. یہ عمل کاشت سے تقریباً ایک ماہ قبل ہونا چاہئے.

کھاد کا استعمال

بوائی کے وقت تین بوری سپر فاسفیٹ آدھی بوری یوریا پٹڑیاں بنانے کے لئے لگائے گئے نشانوں پر بکھیریں اور پٹڑیاں بنائیں پھر فصل اگنے کے بعد گوڈی کر کے جب فصل تین چار پتے نکال لے تو ایک بوری یوریا پانی کے ساتھ ڈالیں. اس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائیگا.

شرح تخم

ڈیڑھ سے دو کلوگرام فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

چھدرائی و گوڈی

جب فصل تین پتے نکال لے تو چھدرائی کریں ہر جگہ پر ایک ایک صحت مند پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں.فصل کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کے لئے دو تین بار گوڈی کریں اور پودوں کو مٹی بھی چڑھائیں.

برداشت

خربوزہ کو اگر گھر پر استعمال کرنا ہو یا نزدیکی منڈی میں فروخت کرنا ہو تو پھل کو بیل پر ہی پکنے دیں.پھل بیل پر پک کر خود بخود ہی بیل سے ٹوٹ جاتا ہے.اگر دور دراز منڈی میں پھل بھیجنا مقصود ہو تو جب خربوزہ ذرا ہلکی سی رنگت تبدیل کر لے تو اس وقت توڑ لیں.اس طرح دوران سفر تین چار روز تک خربوزہ خراب نہیں ہوتا پھل کی درجہ بندی کر کے فروخت کے لئے روانہ کریں.

اقسام

ٹی 96 اور راوی مشہور اقسام ہیں.

کیڑے

لال بھونڈی

فصل کے اگتے ہی چھوٹے پودوں کو نقصان دینا شروع کر دیتی ہے.شدید حملہ کی صورت میں پودے مرجاتے ہیں.

چست تیلہ ,سست تیلہ ,سفید مکھی

یہ کیڑے فصل کے پتوں پر حملہ آور ہو کر ان کا رس چوستے ہیں اور وائرسی امراض کے پھیلنے میں بھی مدد دیتے ہیں.

لیف مائنز

یہ کیڑا فصل پر پانچ چھ پتوں کی حالت میں سرنگیں بنا کر حملہ آور ہوتا ہے اور پتوں پر بے ڈھنگی سی سفید لکیریں نمودار ہوتی ہیں. شدید حملہ کی صورت میں پتے سوکھ جاتے ہیں.

پھل کی مکھی

یہ مکھی خربوزے کے پھل پر حملہ آور ہوتی ہے اور پھل سڑ جاتا ہے.

جوئیں

یہ کیڑا فصل پکنے کے قریب گرم خشک موسم میں پتوں کی نچلی سطح پر حملہ کر کے رس چوستا ہے اور پتوں پر جالا سا بن جاتا ہے اور بعض اوقات پودا جالے کی لپیٹ میں آ کر سوکھ جاتا ہے.

مندرجہ ذیل کیڑوں کے حملہ کی صورت میں محکمہ کے سفارش کردہ طریقے سے انسداد کریں.

بیماریاں

سفوفی پھپھوندی

یہ بیماری ایک خاص قسم کی اُلی سے ہوتی ہے. اس بیماری کے جراثیم 22-32 سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر اور ۴۵ فیصد نمی کی صورت میں پھیلتی ہے. اس بیماری سے سب سے پہلے پتے کی اوپر والی سطح پر چھوٹے سفید رنگ کے دھبے بنتے ہیں. پھر یہ پھیل کر پورے پودے کو متاثر کر دیتے ہیں.

روندی پھپھوندی

اس کے جراثیم 15-35 درجہ سینٹی گریڈ 80 تا 100 نمی اور کبھی بادل اور کبھی روشنی کی صورت میں پودے پر حملہ آور ہوتے ہیں. یہ مرض نسبتاً کم سرد جنوبی علاقوں میں پودوں پر حملہ آور ہوتی ہے. ان بیماریوں کے تدارک کے لئے محکمہ کی سفارشات پر عمل کریں.

تربوز:

تربوز صوبہ پنجاب کا ایک سستا اور مقبول ترین پھل ہے. اس کا پھل سخت گرمی میں سکون قلب کا باعث بنتا ہے. پکے ہوئے تربوز کی مٹھاس 8-9 فیصد ہوتی ہے اور اس کا نصف گلوکوز کی شکل میں ہوتا ہے. تربوز غذائیت کے اعتبار سے بھی ایک اہم مقام رکھتا ہے. کیونکہ اس کا خربوزہ کی طرح مختلف اجزائے خوراک مثلاً انسانی قوت کے لئے حرارے، پروٹین، چونا، حیاتین الیف، اسکاربک ایسڈ، تھایامین اور لیپوفلیون وغیرہ جو انسانی جسم کی نشوونما کے لئے بہت ہی اہم ہیں، کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں.

آب وہوا اور وقت کاشت

تربوز کے لئے خربوزہ کی نسبت زیادہ طویل اور گرم موسم موزوں ہے. تربوز اپنے خاندان کی دیگر سبزیوں کی طرح کہر کے مہلک اثرات کو برداشت نہیں کرسکتا اس لئے تربوز کی بجائی کہر کا خطرہ ٹل جانے کے بعد کرنی چاہیئے.

جہاں تربوز کی بوائی اکتوبر میں کرتے ہیں اور سردیوں میں فصل کو کہر سے بچانے کے لئے سرکنڈا کے چھپڑ وغیرہ استعمال کرتے ہیں. اس طرح اگیتی فصل کی برداشت جنوری کے آخری ہفتہ میں کرتے ہیں جبکہ عام فصل کی بوائی فروری سے مارچ تک کیجاتی ہے. یہ فصل جون اور جولائی میں تیار ہوجاتی ہے. بعض علاقوں میں تربوز کی دوہری فصل کاشت کی جاتی ہے. یہ فصل جولائی کے دوسرے پندرواڑھے میں بوئی جاتی ہے اور اکتوبر میں تیار ہوتی ہے.

زمین اور اس کی تیاری

یوں تو ہر قسم کی زمین میں تربوز کاشت کیا جاسکتا ہے لیکن زرخیز ریتلی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو. تربوز کی کاشت کے لئے نہایت ہی موزوں ہے. سیم اور شورزدہ زمینوں میں اس کو کاشت نہیں کرنا چاہئے. زمین کی تیاری کیلئے ایک دفعہ مٹی میں پلٹنے والا ہل اور تین مرتبہ دیسی ہل چلائیں اور ہر دفعہ ہل چلانے کے بعد سہاگہ ضرور چلائیں تاکہ زمین کے ڈھیلے وغیرہ ٹوٹ جائیں اور زمین بھربھری ہوجائے. کاشت سے ایک ماہ قبل زمین کو

اچھی طرح ہموار کر کے 15-20 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیں اور زمین کی اچھی طرح تیاری کریں.

کھاد کا استعمال

بوائی سے پہلے تیار شدہ زمین میں تین بوری سپر فاسفیٹ اور ایک بوری یوریا فی ایکڑ پٹڑیوں کے نشانوں کی دونوں طرف چھٹا کر دیں اور بعد میں پٹڑیاں بنا دیں. اس طرح کھاد پٹڑیوں میں آ جائے گی .

ایک بوری یوریا پھول آنے پر فی ایکڑ ڈالیں اور ایک بوری پندرہ دن بعد گوڈی کر کے پھر ڈالیں اس طرح سے پیداوار میں اضافہ ہوگا.

شرح بیج

موٹے بیج والی اقسام کا ڈیڑھ سے دو کلوگرام جبکہ چھوٹے بیج والی اقسام کا صرف ایک کلوگرام فی ایکڑ بیج درکار ہوتا ہے.

طریقہ کاشت

تیار شدہ ہموار زمین پر ساڑھے تین میٹر کے فاصلہ پر نشان لگائیں اور نشانوں کے دونوں طرف کھاد کا ۳۰ سینٹی میٹر کے فاصلہ پر چھٹا کریں اور بعد میں پٹڑیاں بنا دیں. پٹڑیوں کے درمیان والی نالی ۶۰ سینٹی میٹر کھلی اور ۲۰ سینٹی میٹر گہری ہونی چاہئے. بیج کو پٹڑی کے دونوں کناروں پر 40-40 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر چوکا کریں ہر چوکے میں دو تین بیج ہونے چاہیں.

آبپاشی

بوائی کے فورا بعد آبپاشی کر دیں. آبپاشی اس طرح سے کریں کہ بیج تک صرف وتر پہنچے پانی پٹڑیوں پر نہ چڑھے. اس کے بعد ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں بعد میں یہ وقفہ چودہ دن تک کیا جا سکتا ہے.

چھدرائی

جب پودے 10-12 سینٹی میٹر بڑے ہو جائیں تو ہر جگہ ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی فالتو پودے نکال دیں. چھدرائی کا عمل بڑا ضروری عمل ہے. اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے ورنہ پیداوار متاثر ہوسکتی ہے.

گوڈی

فصل کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کیلئے دو بار گوڈی کریں اور پودوں کو مٹی بھی چڑھا دیں.

اقسام

شوگر یا زراعت محکمہ کی منظور کردہ قسم ہی کاشت کریں.

کیڑے اور بیماریاں

لال بھونڈی ،پھل کی مکھی اور تربوز کی سرخ جوئیں مشہور نقصان دہ کیڑے ہیں ان کا بروقت تدارک کریں. مرطوب موسم میں روئیں دار پھپھوندی اور خشک موسم میں سفوفی پھپھوند حملہ کرتی ہیں. تدارک کے لئے خربوزہ والی تدابیر اختیار کریں.

پیداوار

اچھی فصل سے 10-12 ٹن تربوز فی ایکڑ حاصل ہوتا ہے. اگر سٹور کرنا مقصود ہو تو 4-7 درجہ سینٹی گریڈ اور 80-85 فیصد نمی تردد سے تین ہفتوں تک سٹور کیا جاسکتا ہے.

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی و توسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں/زرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات و تجربات سے ماخوذ ہیں۔